﴿وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ، وَتَعَبَّدَهُ بِصَوْنِ اللِّسَانِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الرَّحِيمُ الرَّحْمَنُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَى الْأَنَامِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: **﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ﴾**.

عزیزانِ محترم، اَصحابِ ایمان! آج کا ہمارا خطبہ ایک نہایت مذموم خصلت، اور ایک ذَنبِ عَظِیم کے بارے میں ہے، ایک ایسے گناہ کے بارے میں جو دلوں میں فساد پیدا کرتا ہے، سینوں میں کدورت بھرتا ہے، اور لوگوں کے درمیان محبت کی شمعیں بُجھا دیتا ہے، میرے بھائیو یہ گُناہِ عظیم غیبت ہے، ایک خطیر سَماجی بیماری، جو لوگوں کی محفلوں، اور اُن کے ذَرائِع اِبلاغ میں اس حد تک پھیل چکی ہے کہ شاید ہی کوئی شخص اِس سے محفوظ ہو، اور شاید ہی کوئی زبان اِس سے پاک ہو. یہ گُناہِ عظیم غیبت ہے، جو کبیرہ گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ ہے، اور عُیوب میں سے نہایت قبیح عیب ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ

عنہ فرماتے ہیں: مَا الْتَقَمَ أَحَدٌ لُقْمَةً شَرًّا مِنِ اغْتِيَابِ مُؤْمِنٍ، "کسی نے مومن کی غیبت سے بڑھ کر کوئی بُرا لقمہ منہ میں نہیں لیا".

اور کیسے نہ ہو! کہ اِس میں انسان کا سب سے قیمتی متاع، اُس کی عزتِ نفس، اُس کی ساکھ، اور اُس کی آبرُو، کو سخت دَھچکا پُہنچتا ہے. یہ گُناہِ کبیرہ غیبت ہے، ایک ایسی آفت جو تباہ کُن بیماریوں کا راستہ کھول دیتی ہے، تُہمت و چُغلخوری کی راہ ہموار کرتی ہے، کینہ اور دُشمنی کا ذریعہ ہوتی ہے، اور جھوٹی اَفواہوں کا سرچشمہ بن جاتی ہے.

تو اللہ کے بندو! غیبت کہتے کِسے ہیں؟ تو سُنیئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق غیبت یہ ہے کہ: «ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ»، "تمھارا اپنے بھائی کا اِس طرح تذکرہ کرنا جو اُسے ناپسند ہو".

عرض کی گئی: آپ یہ دیکھئے کہ اگر میرے بھائی میں وہ بات واقعی موجود ہو جو میں کہتا ہوں تو کیا پھر بھی غیبت ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: «إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ»، "جو کچھ تم کہتے ہو، اگر اُس میں موجود ہے تو تم نے اُس کی غیبت کی، اور اگر اُس میں وہ موجود نہیں تو تم نے اُس پر بہتان لگایا ہے".

یعنی تم نے اُس پر جھوٹ و بہتان تھوپ دیا ہے۔ ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ﴾، "پس اے عقلمندو! اللہ سے ڈرتے رہو"۔

میرے بھائیو! آپ اِس سے کہیں زیادہ مُعزّز و مکرّم ہیں کہ ایسے گناہ میں مبتلا ہو جائیں، جس سے آپکے رب نے آپکو اپنے اِس فرمان میں خبردار کیا ہے: ﴿وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ﴾، "اور نہ کوئی کسی سے غیبت کیا کرے، کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے سو اس کو تو تم ناپسند کرتے ہو"۔ اللہ کی پناہ! کتنا مکروہ ہے یہ عمل، اور کتنا سنگین ہے یہ جرم، کہ انسان اپنے بھائی کا گوشت کھائے، یعنی اس کی غیبت کرے اور اس کی عزت پر حملہ آور ہو۔

اللہ کے بندو! غیبت کا فرد، خاندان اور معاشرے پر کتنا ہولناک اثر ہے! کتنے ہی گھر اِسکی وجہ سے اُجڑ گئے، کتنے ہی خاندان ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئے، صرف اُس ایک جملے کے سبب جو شوہر نے بیوی کی غیر موجودگی میں اُس کے بارے میں کہا، یا بیوی نے اپنے شوہر کی غیبت اپنے گھر والوں کے سامنے کی، کتنے ہی مَحرم رشتے قطع تعلقی کا شکار ہو گئے، کتنی ہی قُربتیں ختم ہو گئیں، اِس وجہ سے کہ بھائیوں اور قرابت داروں میں ایک دوسرے کی غیبتیں ہونے لگ گئیں، اور کتنی ہی جگہ دفتری فِضا مُکدّر ہو گئی، اداروں اور کام کا ماحول تَحَس

نَحس ہو گیا، آپسی تعلُّقات بِکھر گئے، جسکا سبب چند دلخراش جملے بنے، جو بند دروازوں کے پیچھے، مجلسوں میں ملازمین اپنے ساتھیوں یا اَفسران کے خلاف دُہراتے پھرتے ہیں، یہاں تک کہ غیبت پسندیدہ مشغلہ بن جاتا ہے، پختہ عادت بن جاتی ہے، اور ایک خوفناک وَبا کی شکل اختیار کرلیتی ہے، جسکے نتیجے میں تعاون کی جگہ نفرت لے لیتی ہے، اِجتماعیت پارہ پارہ ہو جاتی ہے، اور کام کی فضا بِگڑ کر رہ جاتی ہے.

تو اے رب کریم! ہماری زبانوں کو غیبت سے پاک فرما، ہمارے دلوں کو کینہ سے صاف کر، اور ہمیں اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرما، اور اُن کی اطاعت کی بھی جن کی اطاعت کا تو نے ہمیں اپنے اس فرمان میں حکم دیا: ﴿**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ**﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ،

فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَقَّ حَمْدِهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ وَعَبْدِهِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنِ اتَّبَعَ هَدْيَهُ مِنْ بَعْدِهِ.**أَمَّا بَعْدُ**،

اے اَصحابِ ایمان! کیا میں آپکو وہ طریقہ نہ بتاؤں جس کے ذریعے آپ غیبت سے بچ سکتے ہیں؟ تو سُنیئے! رب تعالیٰ کی نگرانی کو ہر لمحہ پیشِ نظر رکھیں، اور اُس کے اِس فرمان کو ہمیشہ یاد رکھیں: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾، "وہ منہ سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر اس کے پاس ایک ہوشیار نگہبان ہوتا ہے".

میرے بھائیو! کتنی ہی ایسی باتیں جو کسی کی غیر موجودگی میں عیب جوئی کے طور پر کہی جاتی ہیں، انسان اُنہیں اہمیت نہیں دیتا، مگر اُن کا اَنجام، تباہی اور بربادی بن کر سامنے آتا ہے. کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان نہیں سنا، جب آپ نے اپنی ایک زوجہ محترمہ سے فرمایا، جنہوں نے اپنی کسی بہن کے کوتاہ قد ہونے کی طرف محض اشارہ کیا تھا: «لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ»، "تم نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر وہ سمندر کے پانی میں گھول دی جائے تو وہ اس کا ذائقہ بدل ڈالے".

میرے بھائیو! غیبت سے بچنے کا ایک مؤثر ذریعہ یہ بھی ہے کہ بندہ مؤمن اُس کے دردناک اثرات کو یاد رکھے، کہ جب یہ بات اُس شخص کے کانوں تک پہنچے گی، جس کی غیبت کی جا

رہی ہے، تواُسکا دل کتنا زخمی ہوگا، اُسکی عزتِ نفس کتنی مجروح ہوگی، اور اُسکی زندگی پر اِسکا کتنا منفی اثر پڑے گا. پھر جو دوسروں کی غیبت کرتا ہے، وہ خود سے یہ سوال کرے کہ: کیا وہ خود اُس مقام پر ہونا پسند کرے گا جہاں غیبت کا شکار شخص ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے، تو وہ اپنے بھائی کے لیے وہ چیز کیوں پسند کرتا ہے جسے وہ خود کے لیے ناپسند کرتا ہے؟ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اذْكُرْ أَخَاكَ إِذَا غَابَ عَنْكَ بِمَا تُحِبُّ أَنْ يَذْكُرَكَ بِهِ، وَدَعْ مِنْهُ مَا تُحِبُّ أَنْ يَدَعَ مِنْكَ. "اپنے بھائی کا ذکر اُس کی غیر موجودگی میں اُسی طرح کرو جیسا تم چاہتے ہو کہ کوئی تمھارا ذکر کرے، اور اُس کے وہ عیب چھوڑ دو جو تم چاہتے ہو کہ کوئی تمھارے عیب چھوڑ دے".

میرے بھائیو! جب آپ کسی ایسی مجلس میں بیٹھیں جس میں غیبت ہو رہی ہو، تو نہ تو خود غیبت میں شریک ہوں، اور نہ ہی غیبت کرنے والے کی باتوں کی تائید کریں، کیا آپ نے شاعر کا یہ قول نہیں سنا:

إِذَا جَارَيْتَ فِي خُلُقٍ دَنِيئًا ** فَأَنْتَ وَمَنْ تُجَارِيهِ سَوَاءُ

جب تم کسی بُری خصلت والے کا ساتھ دیتے ہو، تو تُم اور وہ بد خُلق ایک ہی جیسے شمار ہوں گے بلکہ آپ اپنے بھائی کی عزتِ نفس کا دفاع کریں،

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «**مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ رَدَّ اللَّهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**» "جو شخص اپنے بھائی کی عزت وناموس کا دفاع کرے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے دور کردے گا".

اور اگر آپ سے کسی بھائی کی غیبت سرزد ہوگئی ہو، اور وہ بات کسی اور ذریعہ سے اُس تک پہنچ جائے، تو اُس سے معافی مانگیں، درگُزر کی التجا کریں، اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور اس کے لیے استغفار کریں، اور جس قدر آپ نے اُس کی غیبت کی ہے، اُسی قدر اُسکی اَچھائیاں بیان کریں.

تو آیئے! اپنے رب سے معافی مانگتے ہوئے، اپنی زبانوں کو محفوظ رکھنے کا عزم کرتے ہوئے، آج ہی سے اللہ سے ایک عہد کریں کہ ہم اس مذموم صفتِ "غیبت" کو ترک کریں گے، اور اپنی اولاد اور اہلِ خانہ کو بھی یہ تعلیم دیں گے، کیونکہ اِس میں ہمارے رب کی رضا ہے، اور ہمارے معاشرے کی حفاظت ہے.

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَإِلَيْكَ مُنِيبِينَ، وَلِلْغِيبَةِ مُجْتَنِبِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَأَتِمَّ اللَّهُمَّ الْعَافِيَةَ عَلَيْنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَرْزَاقِنَا، وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخَ مُحَمَّد بن زَايِد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخَ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.